

ہفتہ بلاگستان

میرا پاکستان

بیل تلاش کیجیے

تلاش

English اردو

میرا پاکستان سوانح عمری سروے غریبہ گھر

فعال ترین بلاگ

منظر نامہ (ایڈیٹر)

2008

ای بک

میرا پاکستان

۱۵ تا ۳۱ اگست ۲۰۰۹



منظر نامہ
اردو لائبریری

ترتیب و پیش کش : سیدہ شگفتہ

برقی کتاب : نایاب نقوی

سرورق : رحمان علی

Issue 01 / November, 2009

<http://www.manzarnamah.com>

<http://www.urdulibrary.org>

میرا پاکستان

پہل تلاش کیجئے

تلاش

English اردو

کمر

نعرے

بروسے

سوانح عمری

ملک نامہ

شاید اشراق

ویجے

راہلہ فارم

پاکستان زندہ باد



ایوارڈ

فعال ترین بلاگ

سفر زندہ (ایوارڈ)

2008

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفتہ بلاگستان

گوشہ بلاگز

تعارف

بچپن

تعلیم

بلاگنگ

کچن

مزاح

ٹیک

فوٹو گرافی

URDU LIBRARY

پاکستان زندہ باد



ایوارڈ

فعال ترین بلاگ

سنگینہ زندہ (ایوارڈ)

2008

تعارف

نام یانک : افضل جاوید

آپ کے بلاگ کا ربط اور بلاگ کا نام یا عنوان؟ بلاگ کا عنوان رکھنے کی کوئی وجہ تسمیہ؟

میرا پاکستان اور اس کی سادہ سی وجہ ہے یعنی ہر کسی کا پاکستان

آپ کا بلاگ کب شروع ہوا؟

جولائی 2005

آپ اپنے گھر سے کون سے ایک، دو یا زائد لوگوں کو بلاگنگ کا مشورہ دیں گے یادے چکے ہیں؟

کوئی بھی اردو میں بلاگنگ کرنے کیلئے راضی نہیں ہوا حتیٰ کہ ہماری بیگم بھی

ایسے موضوعات جن پر لکھنے کی خواہش ہے مگر ابھی تک نہیں لکھ سکے یا آئندہ لکھنا چاہیں؟

برقعہ یعنی پردہ کا سفر

آپ کا بلاگ اب تک کس کی بدولت فعال یا زندہ ہے؟ آپ خود یا کوئی دوسرا نام؟

اللہ کے فضل اور قارئین کے تبصروں کی وجہ سے

اردو زبان سے دلچسپی کا سبب استاد، گھر کا فرد یا کوئی دوسرا نام؟ یا کوئی الگ وجہ؟

صرف اپنی بات عام قاری تک پہنچانے کے سبب

کیا آپ اردو بلاگ دنیا روزانہ وزٹ کرتے ہیں اور مختلف بلاگز کسی ترتیب سے وزٹ کرتے ہیں یا جو بھی بلاگ سامنے آجائے؟ اپنا

بلاگنگ روٹ شیئر کریں۔

روزانہ

آپ کے بلاگ پر پہلے پانچ یا دس تبصرہ نگار کون سے تھے؟

افتخار اجمل، قدیر احمد، سیدہ مہر افشاں، اسامہ مرزا، جہانزیب، منگ خاور

بلاگ دنیا میں آپ اپنا کردار کس انداز میں ادا کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں؟

صرف متواتر لکھ کر

پاکستان زندہ باد



ایوارڈ



یوم بچپن - ہفتہ بلاگستان

شگفتہ صاحبہ کی لگائی ہوئی آگ کو **منظر نامہ** والوں نے مزید ایسی ہوا دی کہ ہمیں بھی اس میں کودنے کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ ویسے تو ہم تو اتر سے بلاگ لکھ رہے ہیں مگر پھر بھی چلیں کوشش کرتے ہیں ساتھ نبھانے کی۔ بچپن کے ویسے تو بہت سارے چھوٹے چھوٹے واقعات یاد ہیں مگر دو تین ابھی یاد کرتے ہیں تو مزہ آتا ہے۔ ہماری بڑی بہن نے بچپن میں ہمیں خود گود میں کھلایا۔ ایک دفعہ وہ ہمیں گلی میں اٹھائے گھوم رہی تھیں کہ انہیں ایک دیوار کے سوراخ میں بھڑوں کا چھتہ نظر آیا۔ انہوں نے یہ چیک کرنے کیلئے کہ

بھڑوں کے کاٹنے سے کتنی سو جن ہوتی ہے ہمارا ہاتھ سوراخ میں گھسا دیا۔ بھڑوں نے ہمیں خوب کاٹا اور ہمارے ہاتھ کی سو جن دیکھ کر والدین نے بہن کی خبر بھی خوب لی۔ لیکن ہماری بہن کو یہ پتہ چل گیا کہ بھڑوں کے کاٹنے کے کیا اثرات ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ہماری ناف کے قریب پھنسی نکل آئی۔ والدین نے بہتری کوشش کی کہ وہ اس پر پٹی باندھیں مگر ہم یہ کہہ کر انکار کرتے رہے کہ ہماری دودھنیاں [ناف] ہیں۔ پھر کیا تھا پھنسی بڑھتے بڑھتے پھوڑے کی شکل اختیار کر گئی اور ہم علاج سے انکار کرتے رہے۔ آخر کار پھوڑا جب بہت بڑا ہو گیا تو درد کرنے لگا اور تب سر جن یعنی نانی کو بلا کر اسے کٹوایا گیا۔ آپریشن کے دوران بہت درد ہوا، ہم نے بہت شور مچایا اور خوب روئے۔ اس کے بعد والدین ہمیں کئی سال تک ”میری دودھنیاں ہیں“ کہہ کر چھیڑتے رہے۔

بچپن میں ہم اپنی عمر سے تھوڑے بڑے ہجولی لڑکے اور لڑکی کیسا تھ چھپن چھپائی کھیلا کرتے تھے۔ جب بھی ہماری باری آتی، وہ لڑکا ہمیشہ لڑکی کیسا تھ اندھیرے میں چھپا کرتا۔ یا جب اس کی باری آتی تو وہ ہمیں ڈھونڈنے کی بجائے لڑکی کو پہلے پکڑنے کے چکر میں اندھیرے میں جیپھی ڈال لیا کرتا۔

اس وقت تو ہمیں اس آنکھ پجولی کا پتہ نہ چلا مگر بڑے ہو کر راز کھلا کہ لڑکا ہمیشہ لڑکی کو اندھیرے میں کیوں جیپھی ڈالا کرتا تھا۔ کرنا خدا کا یہ ہوا کہ لڑکا بڑا ہو کر قرآن حفظ کر کے امام مسجد بن گیا اور اس کی شادی بھی اسی لڑکی کیسا تھ ہو گئی۔ آج کل وہ ڈنمارک میں بہت بڑا جل مولوی ہے اور اس کی اولاد نے بھی مساجد سنبھالنا شروع کر دی ہیں۔ اب بھی جب ان سے ملاقات ہوتی ہے ہم انہیں آنکھ پجولی کہہ کر ضرور چھیڑتے ہیں۔

پاکستان زندہ باد



ایوارڈ

فعال ترین بلاگ

سفرِ زندہ (ایوارڈ)
2008

یومِ تعلیم - ہفتہ بلاگستان

اب پتہ نہیں یہ انجمن حمایت اسلام تھی یا کوئی اور مگر ہمیں اتنا یاد ہے کہ ہمارے اسلامیہ ہائی سکول کو انجمن والے چلاتے تھے۔ سنا ہے ان کے کئی سکول پنجاب کے دوسرے حصوں میں بھی موجود تھے۔ جو کہانی ہم بیان کرنے جا رہے ہیں اسے آپ بھٹو کے سکول قومیانے سے پہلے اور بعد کا موازنہ کہہ سکتے ہیں۔ اسلامیہ ہائی سکول۔

شہر کے کونے پر کھلی فضاؤں میں بہت بڑے زمین کے رقبے پر سکول بنا ہوا تھا۔ اتنا بڑا کہ اس کے اپنے ہاکی اور کرکٹ کے میدان تھے۔ ایک جماعت کے چار پانچ سیکشن اور ہر سیکشن میں سو سے زیادہ طالب علم۔ اس وقت پاکستان کی معاشی حالت اچھی تھی اور والدین آسانی سے پرائیویٹ سکول کی فیس بھر دیا کرتے تھے۔ سکول میں لگے آم اور امرود کے درخت اتنے زیادہ تھے کہ ہم اور ہمارے محلے دار صرف پھل چنے کیلئے سکول سب سے پہلے پہنچ جایا کرتے تھے، سکول کا بہت بڑا گیٹ تھا، گیٹ کے بائیں طرف سکول کے بینڈ کا کمرہ تھا جہاں صبح ہی سے لڑکے اپنے اپنے انسٹرومنٹ کی پریکٹس کر رہے ہوتے تھے۔ ان کی وردیوں کو دیکھ کر ہر کسی کا دل لپکتا تھا کہ وہ اس بینڈ کا حصہ بنے۔ گیٹ کے سامنے والا درمیانی رستہ سو گز لمبا تھا جس کے آخر میں سکول کا ہال تھا۔ راستے میں دائیں طرف ہیڈ ماسٹر کا دفتر تھا جس کا پچھواڑا اسمبلی کے سٹیج سے جڑا ہوا تھا۔ ساتھ ہی اساتذہ کا مشترکہ کمرہ تھا۔ گیٹ کے بائیں طرف کلاس روم تھے۔ تمام کمروں کے سامنے باغچے تھے جہاں پھولوں کے درمیان بیچوں پر بیٹھتے ہی رومانیت طاری ہو جایا کرتی تھی۔ ہیڈ ماسٹر کے دفتر کے سامنے کی راہداری انگور کی بیل سے ڈھکی ہوئی تھی جس کے نیچے سے گزر کر ایسے ہی لگتا تھا جیسے آدمی نے جنت کے باغ کی سیر کر لی ہو۔ داخلہ گیٹ کے دائیں طرف ٹیوب ویل لگا ہوا تھا اور ساتھ ہی وضو کیلئے ٹویوں کی چار پانچ قطاریں تھیں۔ سکول کا اندرونی گراؤنڈ ہاکی، کبڈی، فٹبال، باسکٹ بال، جمناسٹک، جلسے اور پریڈ کے کام آتا تھا۔ باہر والا گراؤنڈ کرکٹ کیلئے مخصوص تھا۔ سکول کی گھنٹی بجنے سے پہلے یار لوگوں نے سکول کے کمروں میں آنکھ مچولی کھیلنا کرنی یا پھر گھنے درختوں کے سایوں میں بیٹھ کر گپیں لگایا کرنی۔ سکول کی گھنٹی بجتے ہی اساتذہ حاضری لگانے کے بعد کلاسوں کو گراؤنڈ میں لے جاتے جہاں تلاوت، دعا اور پھر ہیڈ ماسٹر کی رپورٹ کے بعد بینڈ کی دھن پر تمام کلاسیں مارچ کرتے ہوئے گراؤنڈ کا چکر لگاتیں۔ ہر پیر یڈ آدھے گھنٹے کا ہوتا تھا اور اساتذہ اتنی دلجمعی سے پڑھاتے تھے کہ ایسے لگتا جیسے وہ ہمارے مائی باپ ہوں۔ دلجمعی سے پڑھاتے بھی کیوں ناں، جن کا نتیجہ خراب آتا اگلے سال ان کی چھٹی ہو جایا کرتی تھی۔

پاکستان زندہ باد



ایوارڈ

فعال ترین بلاگ

سنگینہ انوار

2008

سال میں ایک دفعہ ہفتہ کھیل منایا جاتا تھا۔ تقاریر، ڈرامے، نعتیں جلسوں میں سن کر بہت مزہ آتا تھا۔ پھر کبڈی، ہاکی، فٹبال، دوڑیں، سائیکل ریس وغیرہ اتنے جاندار ہوتے کہ پتی دھوپ کے بوجہ دپتہ بھی نہ چلتا اور ہفتہ گزر جاتا۔ کبڈی میچ کی کنٹری ہمارے تاریخ کے استاد کیا کرتے تھے جو ریٹائرڈ فوجی تھے۔ جب کوئی کھلاڑی پوائنٹ سکور کرتا تو ان کی داد کا انداز دیکھنے والا ہوتا تھا۔

ہمارے انگریزی کے استاد لکھنؤ کے ریس تھے ان کا لباس پورے سکول میں مثالی ہوتا تھا۔ وہ پنجابی نہیں بول سکتے تھے اور ہفتہ کھیل کا ایک آئیٹم ان سے پنجابی کے دو بول سننا ہوتا تھا۔ وہ اتنے نفیس تھے کہ سزا بھی ایسے دیتے تھے جیسے پیار کر رہے ہوں۔ آٹھویں اور دسویں کے امتحانات سے پہلے نہ صرف سپیشل کلاسز ہوا کرتی تھیں بلکہ اساتذہ اپنا اپنا پرچہ شروع ہونے سے پہلے طلباء کو ہدایات دینے کمرہ امتحان کے باہر پہنچے ہوتے تھے۔ اس وقت ایک دو اساتذہ کے سوا کوئی بھی ٹیوشن نہیں پڑھایا کرتا تھا۔

گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول

بھٹو کے سکول قومیات ہی سب سے پہلے اساتذہ آزاد ہو گئے کیونکہ اب ان کی نوکریاں پکی ہو چکی تھیں۔ گورنمنٹ کی فنڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے بینڈ باجے، کھیلوں کا سامان اور لیبارٹری کے کیمیکل آہستہ آہستہ غائب ہونا شروع ہو گئے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ہیڈ ماسٹر کو طلباء سے معاشی امداد کی اپیل کرنا پڑی۔ مگر بعد کے ہیڈ ماسٹروں نے اپنے اپنے گھر بھرنے کیلئے ان تعلیمی گھواروں کو اجاڑ کر رکھ دیا۔ تعلیمی معیار گر گیا اور سکول کھنڈرات کا نقشہ پیش کرنے لگے۔ بعض ہیڈ ماسٹروں نے تو باقاعدہ سکول کی لکڑی اور اینٹیں بھی بیچ دیں۔ باغ اجڑ گئے، ٹیوب ویل بند ہو گیا اور وضو کی ٹوٹیاں غائب ہو گئیں۔ وہ گراؤنڈ جہاں سے باقاعدہ طلباء پتے چن کر صفائی کیا کرتے تھے مٹی کی دو دو انچ دھول میں اٹ گئے۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی چھٹی کے بعد ڈسپنسری بند ہو گئی۔ مینیکل اور الیکٹریکل کی ورکشاپس خالی ہو گئیں اور ان کی مشینری اور اوزار دنوں میں غائب ہو گئے۔ بورڈنگ جہاں دور کے علاقوں کے طلباء رہا کرتے تھے بند کر دی گئی۔ پچھلے سال ہم سکول دیکھنے گئے تو اسے ایسے ہی پہچان نہ سکے جیسے ہم اپنے ہجولی کو پہچان نہ پائے جو غربت اور بڑھاپے کی وجہ سے مہاتمہ بدھ کے مجسمے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ بھٹو نے سکول قومیا کر تعلیم تو مفت کر دی مگر سکولوں کا ستیاناس کر دیا۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے اب بہت سارے پرائیویٹ سکول دوبارہ کھل چکے ہیں مگر ان کی فیس اتنی زیادہ ہیں کہ یہ عام آدمی بڑی مشکل سے ادا کر پاتا ہے۔

پاکستان زندہ باد



ایوارڈ

فعال ترین بلاگ

سفر نامہ (سفر نامہ)

2008

اردو بلاگنگ – ہفتہ بلاگستان

امید ہے اردو بلاگنگ پر ہمارے بلاگرساتھی تفصیل سے روشنی ڈالیں گے اور اس کی ترقی و ترویج کیلئے مفید مشورے بھی دیں گے۔ اپنے تجربے کی روشنی میں ہم سمجھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل نقاط اردو بلاگنگ کو عام کرنے کیلئے ضروری ہیں۔ اردو بلاگرس ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا جائے اردو بلاگنگ کو مشہور کرنے کیلئے ایک مشترکہ فنڈ کے ذریعے میڈیا میں اشتہارات دیے جائیں منظر نامہ کے زمرے ”بلاگنگ“ میں نئے بلاگرس کی مدد کیلئے تمام بلاگرس مل کر اردو بلاگنگ شروع کرنے کے طریقے بتائیں اردو بلاگرس انگریزی بلاگرس پر بھی اپنے تبصرے کریں تاکہ ان کے بلاگ کا تعارف ہونے بلاگرس بلاگ کیلئے ایک موضوع منتخب کریں اور پھر صرف اسی پر لکھیں نئے بلاگرس کی حوصلہ افزائی کیلئے ان کے بلاگرس پر تبصرے کئے جائیں اور ان کی ہمت افزائی کی جائے

نئے بلاگرس بلاگنگ سوچ سمجھ کر شروع کریں اور جب شروع کریں تو پھر جم جائیں منظر نامہ والے اس موضوع پر لکھی گئی تحریریں ایک جگہ پر یکجا کر دیں بلاگنگ میں اگر آپ سنجیدہ ہیں تو ایک عدد استاد یا مرشد پکڑ لیں کامیاب بلاگرنے کیلئے اس نعرے پر عمل کریں بلاگنگ میں کامیابی اچھوتا پن، مستقل مزاجی

کچن کارنر – ہفتہ بلاگستان

ویسے تو ہم کھانے پکانے میں اتنے ماہر نہیں ہیں کیونکہ امریکہ آنے سے قبل ہم صرف سویاں پکانی جانتے تھے وہ بھی ایسے کہ دودھ ابالا، اس میں سویاں اور چینی ڈالی اور ڈش تیار۔ لیکن حالات کے جبر نے ایسے کھانے پکانے سکھا دیے جن کو دیکھ کر نہ کھایا جائے اور نہ چھوڑا جائے۔ آج ہم جس ڈش کی ترکیب بتانے جارہے ہیں اگر وہ ٹھیک سے بن گئی تو پھر سب کے پیٹ بھر جائیں گے۔ اگر ڈش نہ بن سکی تو پھر ہمیں نہیں کو سنابلکہ ڈش میں شامل اجزا کو مجرم ٹھہرانا۔

ذخیرہ اندوز میٹھا قیمہ

اجزا

ملک کے چینی ذخیرہ اندوز سو عدد

کبکیر کے درختوں کا ایک جنگل

مظلوم ڈنڈہ بردار عوام عوام ایک لاکھ

چینی ترش ذائقے والی سو کلو گرام

خونخوار شکاری کتے پانچ سو

ترکیب

اس ڈش کو بنانے کیلئے جگہ کا انتخاب بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جتنی جگہ اشرافیہ کی رہائشوں کے نزدیک ہوگی ڈش اتنی ہی ہاضمہ دار ہوگی۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ڈش کے اثرات کئی نسلوں تک پہنچیں۔ ملک بھر سے چینی کے سو ذخیرہ اندوز پکڑ لیں۔ ڈش کو ذائقہ دار بنانے کیلئے عام دوکانداروں کی بجائے چینی کے کارخانہ داروں کا انتخاب کریں۔

پہلے کبکیر کے درخت سے ایک لاکھ ڈنڈے بنوائیں اور انہیں عوام کے ہاتھوں میں دے دیں۔ ذخیرہ اندوز مل مالکان کو پارلیمنٹ کے سامنے اکٹھا کریں اور ان کے کپڑے اتروادیں تاکہ ڈش کپڑوں کی کلف سے بے ذائقہ نہ ہو جائے۔ پھر انہیں ترش چینی ایک کلو فی ذخیرہ اندوز کھانے کا حکم دیں تاکہ آپ چینی پانی میں ابالنے کی کوفت سے آزاد ہو جائیں۔

جب ذخیرہ اندوز چینی کھالیں تو پھر عوام سے کہیں کہ وہ ڈنڈوں سے ذخیرہ اندوزوں کا قیمہ بنانا شروع کر دیں۔ قیمہ بناتے وقت خیال رہے کہ کھائی ہوئی چینی قیمے میں پوری طرح مکس ہو جائے۔

جب ذخیرہ اندوزوں کی ہڈیاں اور بوٹیاں چینی میں خوب رس بس جائیں تو پھر کتوں کو دعوت دیں اور قیمہ ان کے آگے ڈال دیں۔ یقین کریں جتنا کتے اس ڈش پر ہاتھ صاف کرتے جائیں گے اتنا ہی آپ کو مزہ آتا جائے گا۔ جب کتے ڈش ختم کر لیں تو پھر انہیں پارلیمنٹ کے آگے بھونکنے پر مجبور کریں تاکہ کھانا اچھی طرح ہضم ہو جائے اور ذخیرہ اندوزوں کے دوبارہ زندہ ہونے کا امکان نہ رہے۔ کتوں کو تب تک بھونکنے دیں جب تک ارکان اسمبلی کی غیرت نہ جاگ جائے۔

لیں صاحب ہماری ڈش کیس لگی۔ ڈش تیار بھی ہوئی، آپ نے کھائی بھی نہیں مگر ذائقہ ایسا کہ دوبارہ ایسی ڈش کا بے تابی سے انتظار کرنے لگے۔ مگر ہمیں امید ہے اگر یہ ڈش ایک دفعہ آپ نے تیار کر لی تو پھر دوبارہ بنانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی کیونکہ ڈش کے اجزا مارکیٹ سے ایسے ہی غائب ہو جائیں گے جیسے پاکستان سے چینی۔

پاکستان زندہ باد



ایوارڈ

فعال ترین بلاگ

سفرِ زندہ (سفرِ زندہ)

2008

یوم مزاح - ہفتہ بلاگستان

پطرس بخاری کے مضمون ”کتے“ سے ماخوذ

سیاستدان

ماہر نفسیات سے پوچھا، نجومیوں سے دریافت کیا، خود سر کھپاتے رہے لیکن کبھی سمجھ میں نہیں آیا کہ آخر سیاستدانوں کا فائدہ کیا ہے؟ سائنسدان کو لیجی ایٹم بم بنانا ہے، شوگر مل مالک کو لیجی چینی پیدا کرتا ہے چاہے ذخیرہ اندوز ہی کہلوائے۔ یہ سیاستدان کیا کرتے ہیں؟ کہنے لگے کہ سیاستدان عوام کے خادم ہیں۔ اب جناب خاد میت اگر اسی کا نام ہے کہ ہر آمر کے دربار میں خادم بنے کھڑے رہیں تو ہم اس خاد میت سے باز آئے۔

اسی ہفتے کی بات ہے کہ ایک سیاستدان کا بولنے کو جی چاہا تو اس نے اسمبلی کے اجلاس میں ایک مصرع طرح دے دیا۔ اس کے بعد حزب اختلاف کے بیچ سے ایک رکن نے مطلع عرض کر دیا۔ اب جناب ایک کہنہ مشق سیاستدان کو جو غصہ آیا، نیند سے جاگے اور بھنا کر پوری ہجو مقطع تک کہ گئے۔ اس پر ہجو گوئی کے دلدادہ سیاستدان کے ساتھیوں نے زوروں کی داد دی۔ اب تو حضرت وہ مشاعرہ گرم ہوا کہ کچھ نہ پوچھیے کم بخت بعض تو ہجو کے دیوان اپنے ساتھ لائے تھے۔ کئی ایک نے گالیوں پر مبنی فی البدیہ اشعار کہنے شروع کر دیے۔ وہ ہنگامہ گرم ہوا کہ ٹھنڈا ہونے میں نہ آتا تھا۔ عوام گیلری سے مظاہرہ دیکھ کر لطف اندوز ہوتے رہے۔ سپیکر اسمبلی نے ہزاروں دفعہ ”آرڈر آرڈر“ پکارا لیکن کبھی ایسے موقعوں پر صدر کی بھی کوئی بھی نہیں سنتا۔ اب ان سے کوئی پوچھے کہ میاں تمہیں کوئی ایسا ہی ضروری مشاعرہ کرنا تھا تو مری کی کھلی ہوا میں جا کر طبع آزمائی کرتے یہ پارلیمنٹ کا تقدس پامال کرنا کون سی شرافت تھی۔

اور پھر ہم دیسی لوگوں کے سیاستدان بھی کچھ عجیب بد تمیز واقع ہوئے ہیں۔ اکثر تو ان میں ایسے قوم پرست ہیں کہ گوری چمڑی کو دیکھ کر قدم بوسی کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ خیر یہ تو ایک حد تک ان کی فطرت ہے، اس کا ذکر ہی جانے دیکھیے۔ اس کے علاوہ ایک اور بات ہے یعنی ہم نے آموں کی پیٹیاں لیے سیاستدانوں کو جزلوں کے بنگلوں پر جاتے دیکھا، خدا کی قسم ہم نے وہاں سیاستدانوں میں وہ شائستگی دیکھی ہے کہ عیش عیش کرتے لوٹ آئے ہیں۔ جوں ہی ہم بنگلے کے اندر داخل ہوئے اندر سے جی سرجی سر کے علاوہ کوئی آواز سننے کو نہیں ملی۔ کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا سیاستدان قطار میں ایسے کھڑے ہیں جیسے غریب عوام چینی کیلئے یوٹیلٹی سٹور کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ سیاست کی سیاست اور غلامی کی غلامی۔

جب تک اس دنیا میں سیاستدان موجود ہیں اور خدمت پر مضر ہیں سمجھ لیجئے کہ عوام آٹے چینی کیلئے قطاروں میں کھڑے زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں اور پھر ان سیاستدانوں کے اصول بھی تو کچھ نرالے ہیں۔

پاکستان زندہ باد



ایوارڈ

فعال ترین بلاگ

سنگرمندہ ایوارڈ
2008

یعنی ایک تو متعدد مرض لیڈری کا ہے اور چھوٹی بڑی جماعت سب ہی کو لاحق ہے۔ اگر کوئی بد معاش سیاستدان کبھی کبھی اپنی لیڈری کو قائم رکھنے کے لیے کسی ٹریفک انسپکٹر کیساتھ الجھ پڑے تو بیچارہ انسپکٹر کیا کرے۔ لیکن یہ کم بخت اسی حرکت کے بعد باز نہیں آتے۔ ان کی بد معاشیاں تب تک جاری رہتی ہیں جب تک اسمبلی کی رکنیت سے خارج نہیں کر دیے جاتے۔

خدا نے ہر قوم میں نیک افراد بھی پیدا کئے ہیں۔ سیاستدان اس کے کلمے سے مستثنیٰ نہیں۔ آپ نے خدا ترس سیاستدان بھی ضرور دیکھا ہوگا، اس کی شکل میں پتسیا کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں، جب چلتا ہے تو اس مسکینی اور عجز سے گویا بارگناہ کا احساس آنکھ نہیں اٹھانے دیتا۔ ٹھوڑی اکثر چھاتی کے ساتھ لگی ہوتی ہے۔ اس کے پاس وقت ہی وقت ہوتا ہے کیونکہ وہ الیکشن ہار گیا تھا۔ شکل بالکل فلاسفروں کی سی اور شجرہ دیو جانس کلبی سے ملتا ہے۔ کسی نے ٹی وی پر بلوایا، اس پر فقرے کسے، سامعین کے سامنے رسوا کیا،

مگر وہ اسی پر خوش کہ ٹی وی پر نظر آگیا۔ اس کے پاس اگلے انتخابات کے انتظار کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہوتا کیونکہ باقی راستوں پر چلنے کا فائدہ کیا۔

یوم ٹیگ – ہفتہ بلاگستان

شگفتہ صاحبہ کے سوالات کی تعداد اور پھر جوابات کی طوالت کی وجہ سے ہو سکتا ہے بہت سارے بلاگر اس ٹیگ کے سلسلے کو آگے نہ بڑھائیں۔ مگر انہوں نے یہ رعایت بھی دی ہے کہ جس سوال کا جواب دینا چاہیں دیں اور جس کا جواب گول کرنا چاہیں کریں۔ ہم ان کی اس رعایت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ سوالات گول کر رہے ہیں۔

سوالات و جوابات :-

آپ کا نام یا نیک؟ اگر اصل نام شیئر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

افضل جاوید

آپ کے بلاگ کا ربط اور بلاگ کا نام یا عنوان؟ بلاگ کا عنوان رکھنے کی کوئی وجہ تسمیہ ہو تو وہ بھی شیئر کر سکتے ہیں۔

میرا پاکستان اور اس کی سادہ سی وجہ ہے یعنی ہر کسی کا پاکستان

آپ کا بلاگ کب شروع ہوا؟

جولائی 2005

پاکستان زندہ باد



ایوارڈ



آپ اپنے گھر سے کون سے ایک، دو یا زائد لوگوں کو بلاگنگ کا مشورہ دیں گے یادے چکے ہیں؟ ربط پلیز کوئی بھی اردو میں بلاگنگ کرنے کیلئے راضی نہیں ہوا حتیٰ کہ ہماری بیگم بھی کوئی ایک، تین یا پانچ یا زائد ایسے موضوعات جن پر لکھنے کی خواہش ہے مگر ابھی تک نہیں لکھ سکے یا آئندہ لکھنا چاہیں؟ برقعہ یعنی پردہ کا سفر

آپ کا بلاگ اب تک کس کی بدولت فعال یا زندہ ہے؟ آپ خود یا کوئی دوسرا نام؟ (مؤخر الذکر کی صورت میں نام بھی لکھ دیں۔ اگر ربط دیا جاسکتا ہے تو ربط بھی)

اللہ کے فضل اور قارئین کے تبصروں کی وجہ سے

آپ کی اردو زبان سے دلچسپی کس نام کے سبب سے ہے؟ (استاد؟ گھر کا کوئی فرد؟ یا کوئی دوسرا نام؟ یا کوئی الگ وجہ؟) صرف اپنی بات عام قاری تک پہنچانے کے سبب

کیا آپ اردو بلاگ دنیا روزانہ وزٹ کرتے ہیں اور مختلف بلاگز کسی ترتیب سے وزٹ کرتے ہیں یا جو بھی بلاگ سامنے آجائے؟ اپنا بلاگنگ روٹ شیئر کریں۔

روزانہ

آپ کے بلاگ پر پہلے پانچ یا دس تبصرہ نگار کون سے تھے؟

افتخار اجمل، قدیر احمد، سیدہ مہر افشاں، اسامہ مرزا، جہانزیب، کنگ خاور

ہفتہ بلاگستان کے بعد اب ہم "یوم بلاگستان" منایا کریں گے آپ کے خیال میں "یوم بلاگستان" ہر ہفتہ میں ایک دن منایا جائے یا ہر ماہ میں ایک دن منایا جائے؟

یہ خیال ہمیں بھی آیا تھا۔ یوم بلاگستان ہر ماہ بہتر رہے گا۔

کن بلاگز کو آپ کے خیال میں باقاعدگی سے لکھنا چاہیے؟

راشد کامران، کنگ خاور، ڈفر، جعفر، افتخار اجمل

بلاگ دنیا میں آپ اپنا کردار کس انداز میں ادا کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں؟

صرف متواتر لکھ کر

ہفتہ بلاگستان کے بارے میں آپ کے تاثرات

بہت اچھی تجویز تھی جس کا جواب بھی مثبت ملا۔

پاکستان زندہ باد



ایوارڈ

فعال ترین بلاگ

سنگرمندہ ایوارڈ

2008

فوٹو گرافی - ہفتہ بلاگستان

ہمیں بھی ایک دور میں فوٹو گرافی کا بہت شوق تھا اور ان تصاویر کی ایک سے زیادہ البم ہمارے پاس اب بھی موجود ہیں۔ تمام تصاویر میں دو ہماری فوٹو گرافی کا شاہکار ہیں۔ ایک میں ہمارے ایک دوست جنہوں نے ٹنڈ کرار کھی تھی سورج مکھی کے پھول کے پاس کھڑے تھے کہ ہم نے تصویر کھینچ لی۔ ان کی ٹنڈ اور سورج مکھی کے پھول کا امتزاج بہت بھلا لگا تھا مگر افسوس وہ تصویر ہمیں مل نہیں پائی۔

کچھ عرصہ قبل ہم ایک عزیز سے ملنے گاؤں گئے تو ایک جگہ گدھے کو دیکھ کر ہمارے بچے اس پر سواری کی ضد کرنے لگے۔ لیکن جب گدھے کے پاس پہنچے تو بچے گدھے سے ڈر گئے۔ ایک مقامی سکول ماسٹر جو یہ تماشا دیکھ

رہے تھے بچوں کا ڈر دور کرنے کیلئے گدھے پر جا بیٹھے۔ وہ جو نہی گدھے پر بیٹھے، ہم نے کیمرہ نکال لیا۔ انہوں نے کیمرہ دیکھتے ہی گدھے سے یہ کہہ کر چھلانگ لگا دی کہ ان کی تصویر نہ بنانا۔ لیکن اس دوران کیمرہ حرکت میں آچکا تھا اور ان کی تصویر چھلانگ کی تیاری کرتے ہوئے ہمارے کیمرے میں محفوظ ہو گئی۔

اردو لائبریری

گوشہ بلاگز

URDU LIBRARY